سوال

(436) رضاعی بہن بھائیوں کا نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہسپتال میں دو عورتوں نے بچے جنم دیئے، ایک کے ہاں لڑکی اور دوسری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، جب وہ شادی کے قابل ہوئے تو ان کی آپس میں شادی کرنا طے پایا، لیکن پتہ چلا کہ پیدائش کے دن غلطی سے ایک کا بچہ دوسری کو مل گیا اور ان دونوں نے انہیں دودھ پلایا اور ان کی پرورش کی، اب کیا ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہسپتال میں بچوں کی باہمی طور پر تبدیلی ممکن ہے لیکن شادی کا پروگرام طے کرتے وقت اس کا اچانک انکشاف عجیب سا معلوم ہوتا ہے بہر حال اگر یہ کوئی فرضی صورت نہیں ہے تو ایسے جوڑے کا آپس میں نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن کریم کی صراحت کے مطابق بچے کی ماں وہ ہے جس نے اسے جنم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ ۚ [1]

’’ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا ہے۔‘‘

اس آیت کے پیش نظر جس عورت نے بچے کو جنم دیا ہے وہ اس کی حقیقی ماں ہے، پھر غلطی سے تبادلے کے بعد جس عورت کا اس نے دودھ پیا ہے وہ اس کی رضاعی ماں ہے، اسی طرح بچی کا معاملہ ہے، بہر حال یہ دونوں ایک دوسرے کے رضاعی بہن بھائی ہیں، انہیں کسی صورت میں رشتہ ازدواج میں منسلک نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو خونی رشتے حرام ہوتے ہیں، جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت ہے۔ [2]

---

[1] ۵۸/المجادلہ : ۲۔

[2] صحیح بخاری، النکاح : ۵۰۹۹۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:369

محدث فتویٰ